سوال

(66) تماکو کی بیع جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حقہ پینا جایز ہے یا نہیں ؟ ، اور تماکو کی بیع جائز ہے یا نہیں ؟ ، اگر کسی شخص کو کوئی خاص تکلیف ہے وہ حقہ پیتا ہے اس کو آرام رہتا ہے ، اگر حقہ چھوڑ دینا ہے تو اسکو تکلیف مرض زیادہ ہوجاتی ہے ، اس کے لیے جائز ہے یا نہیں ؟

(سائل محمد شریف ولد چودھری محمد اسماعیل ، ہری پور امرتسر ، پنجاب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حقہ پینا ناجائز ہے ۔ حقہ پینے سے سر چکرانے لگتا ہے ، حواس مختل ہوجاتے ہیں پینے والا چکر اور اختلال حواس کی وجہ سے چلنے اور کھڑے ہونے سے عاجز ہوجاتا ہے اور اعضاء میں فتور پیدا ہوجاتا ہے غرض یہ کہ یہ سخت مضر اور نقصان دو چیز ہے ۔

’’عن أم سلمۃ قالت : نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر ،، (مسند احمد وابوداؤد "کتاب الاشربۃ باب النہی عن السکر(3676)4/90.) اور آں حضرت ﷺ نے فرمایا ہے : ’’ألا إن کل مسکر حرام ، وکل مفتر وکل مخدر حرام ، عون المعبود139/10بحوالہ کنز العمال).

’’قال : ابن ارسلان (فی شرح السنن : المفتر...... کُلُّ شَرابٍ یُورِثُ الْفُتُورَ وَالْخَدَرَفِی أَطْرَافِ الْأَصَابِعِ وَہُوَمُقَدِّمَۃُ السُّکْرِ وَعَطْفُ الْمُفْتِرِ عَلَی الْمُسْکِرِ یَدُلُّ عَلَی الْمُغَایَرَۃِ بَیْنَ السُّکْرِ وَالتَّفْتِیرِ لِأَنَّ الْعَطْفَ یَقْتَضِی التَّغَایُرَ بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ فَیَجُوزُ حَمْلُ الْمُسْکِرِ عَلَی الَّذِي فِیہِ شِدَّۃٌ مُطْرِبَۃٌ وَہُوَ مُحَرَّمٌ یَجِبُ فِیہِ الْحَدُّ وَیُحْمَلُ الْمُفْتِرُ عَلَی النَّبَاتِ کَالْحَشِیشِ الَّذِي یَتَعَاطَاہُ السَّفِلَۃُ، قَالَ الْخَطَّابِیُّ الْمُفْتِرُ کُلُّ شَرَابٍ یُورِثُ الْفُتُورَ وَالرَّخْوَۃَ فِی الْأَعْضَاءِ وَالْخَدَرَ فِی الْأَطْرَافِ وَہُوَ مُقَدِّمَۃُ السُّکْرِ وَنَہَی عَنْ شُرْبِہِ لِئَلَّا یَکُونَ ذَرِیعَۃً إِلَی السُّکْرِ

وحکی العراقی وبن تَیمِیَّۃَ الْإِجْمَاعَ عَلَی تَحْرِیمِ الْحَشِیشَۃِ وَأَنَّ مَنِ استحلہا کفر) (عون المعبود127/1289/10).

قال الشوکانی فی الفتح الربانی : ’’الأصل الذي شہد لہ القرآن الکریم ، والسنۃ المطہرۃ ہو أن کل ما فی الأرض حلال ، ولا یحرم شيء من ذلک إلا بدلیل خاص کالمسکر ، والسم القاتل ، وما فیہ ضرر عاجل أو آجل کالتراب ونحوہ ، وما لم یرد فیہ دلیل خاص فہو حلال استصحابا للبراءۃ الأصلیۃ ، وتمسکا بالأدلۃ العامۃ کقولہ تعالی : {ہو الذي خلق لکم ما فی الأرض جمیعا ،، (البقرہ : 29).

وقال شیخنا العلامہ المبارکفوری فی شرح الترمذی 3/40 : ’’لا شک فی أن الاصل فی الأشیاء الإباحۃ، لکن یشترط عدم الإضرار ، أما إذا کانت مضرۃ فی الآجل أو العاجل فکل ثم کلا ، وقد أشار إلی

ذلک الشوکانی بقولہ : ولامن جنس مایضر آجلا اوعاجلا ، وأکل التتباک وشرب دخانہ مضر بلا مریۃ ، وأضرارہ عاجلا ، ظاہر غیر خفی ، وإن کان لأحد فیہ شک ، فلیأکل منہ وزن ربع درہم اوسدسہ ، ثم لینظر کیف یدور رأسہ وتختل حواسہ وتتقلب نفسہ ،بحث لایقدر علی أن یفعل شیئا من أمور الدنیا أوالدین ، بل لایستطیع أن یقوم أویمشی ، وماہذا شأنہ فہو مضر بلاشک ، قال : وإذا عرفت ہذا ظہر لک أن اضرارہ عاجلا ، ہوالدلیل علی عدم إباحۃ أکلہ وشرب دخانہ . ،، انتہی

اور جس چیز کا کھانا اورپینا ناجائزاور ممنوع ہواس کا بیچنا بھی ناجائز ہے ۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''قاتل اللہ الیہود ، إن اللہ لما حرم شحومہما ،جملوہ ثم باعوہ فأکلوا ثمنہ ،، (بخاری مسلم عند جابر"بخاری کتاب البیوع باب بیع المیتۃ والاصنام 3/43 ، مسلم کتاب المساقاۃ باب تحریم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام (1581) 3/127.)اورارشاد ہوا : لعن اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم ، فباعوہا وأکلوا أثما ، إن اللہ إذا حرم علی قوم أکل شئی ، حرم علیہم ثمنہ ،، (احمد وابوداوٗد عن ابن عباس)

قال الشوکانی : '' حدیث ابن عباس فیہ دلیل علی إبطال الحیل والوسائل إلی المحرم ، وأن کل ماحرمہ اللہ علی العباد ، فبیعہ حرام التحریم ثمنہ ،، (نیل الاوطار 5/237) ، اورناجائز اور ممنوع چیز سے علاج اوردوا کرنا بھی ناجائز ہے ، آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''إن اللہ أنزل الداء والدواء ، وجعل لکل داء دواء ، فتداووا ، ولاتتداووا بحرام ،، (ابوداوٗد عن ابی الدرداء) مفصل بحث دلیل الطالب الی ارجح المطالب ص : 436 مصنفہ علامہ نواب سید صدیق حسن خاں میں ملاحظہ کیجئے

کتبہ : عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری المدرس بمدرسۃ دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی

''شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری صاحب مرعاۃ المفاتیح تماکو سے متعلق ایک استفتاء ے کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں : زردہ ، تماکو کھانا پینا ، اس کا منجن استعمال کرنا یاناک میں اس کا سڑکنا اورسونگھنا میرے نزدیک جائز نہیں ہے ، اورنہ اس کی تجارت کرنی ٹھیک ہے ۔

اولاً : اس لیے کہ اس کا استعمال تمام اطباء کے نزدیک بالاتفاق مضر صحت ہے ، اور صحت کوخراب کرنے والی چیزوں کا استعمال شرعاحرام ہے ۔

ثانیاً : اس لیے کہ تماکو کھانے اورپینے والے کے منہ میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے اورجس سے اپنی بغل میں کھڑے ہونے والے نمازی کواذیت وتکلیف پہنچتی ہے ، نیز مسجد میں ایسی بدبو دارچیز کے ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے ۔

ثالثاً : اس کووجہ سے کہ تماکو کا استعمال کھلاہوا اسراف وتبذیر ہے ، اوراسراف اورتبذیر شرعاً حرام ہے ۔

رابعاً : اس لیے کہ تماکو کھانا پینا بدن میں سستی اور سر میں چکر اور عقل میں فتور نیز خدر (بے حسی) کا اثر پیدا کرتا ہے ، اور آنحضرت ﷺ نے مسکر کی طرح مفتر سے بھی منع فرمایا ہے ۔ حدیث میں ہے : ''نہی عن کل مسکر ومفتر ،، .

جو مولوی صاحبان بڑی سگریٹ اورحقہ پیتے ہیں ، یاپان کے ساتھ زردہ تماکو کواستعمال کرکے ، عورتوں کی طرح اپنا منہ اورہونٹ لال کرتے ہیں ، اورادھر اُدھر ، یہاں وہاں پیک تھوک کر زمین لال کرتے ہیں اورگندگی پیدا کرتے ہیں ۔ وہ اپنے فتوے اور عمل کے ذمہ دار ہیں ۔ ھداھم االلہ تعالی

ھذا ماظہر لی والعلم عنداللہ املاہ عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری 26 7 1407ھ مذاکرہ علمیہ اہل سنت والجماعت

فاضل اڈیٹر دام اقبالہ نے اخیر شعبان 1334ھ کے پرچہ ''اہل حدیث ،، میں ''اہل السنۃ والجماعۃ ،، کے لقب کی نسبت ایک تاریخی سوال درج فرمایا ہے ، منشا سوال یہ کہ یہ لقب کب شائع ہوا؟ اورکس کے مقابلہ میں بولا گیا ؟ ۔

الجواب : یہ لقب (اہل سنت والجماعۃ) پہلی صدی کے خاتمہ پراوس جماعت کے لقب مشہور ہوا ، جوفرقہائے ضالہ مستحدثہ کی تردید اورمخالفت پرنہایت زورروں سے مستعد تھی ، اورچوں کہ یہ جماعت ظاہر سنت کی پابندی اورجماعت صحابہ کی روش کی دلدادہ تھی ، اس لیے اس کانام (اہل السنۃ والجماعۃ) ہوا ۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ فرقہائے ضالہ ، صحابہ کرام کے زمانہ ہی می پیدا ہوچکے تھے ، اور فرقہ گمراہ نیا پیدا .... بصرہ میں معبد جہنی نے تقدیر کا انکار کیا اور ایک جماعت اس کی تابع ہوگئی ۔ یحیی بن یعمر وغیرہ نے مدینہ جاکر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی خیالات کو پیش کیا ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نہایت زوروں سے ان کی تردید کی اور بے دین بتایا ، اور استدلال میں حضرت عمر کی طویل حدیث پیش کی ۔ یہ سب واقعات صحیح مسلم کتاب ایمان کی پہلی ہی روایت میں موجود ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرقہائے ضالہ کے مقابلہ میں جو جماعت سینہ سپر تھی ، وہ ظاہر سنت اور روش صحابہ کو مضبوط پکڑے ہوئے تھی ، اور مقابلہ کی وجہ سے ''اہل السنہ والجماعۃ ،، مشہور ہوئی ۔

ہوتا کوئی نہ کوئی لقب اور نام اوس کا مشہور ہوجانا ، معبد جہنی اور اس کے اتباع کا تقدیر سے انکار کرنا ۔ یہ باعث ہوا ان کے قدریہ کہے جانے کا ، واصل بن عطاء کا امام حسن بصری کی مجلس سے کنارہ کش ہونا اور امام حسن بصری کا '' واعتزل عنا ، ، کہنا ، یہ باعث ہوا ان کے معتزلہ کہے جانے کا (حالاں کہ معتزلہ اپنے کو '' اہل العدل والتوحید ، کہتے ہیں) رافضیوں کی وجہ تسمیہ '' رفض شیخین ، ، ہے وعلی ھذا القیاس ۔ ان سب بدعتی فرقوں کے مقابل جو جماعت تھی ، اوس کا نام اہل السنہ والجماعۃ تھا ۔

علامہ ابن حزم المتوفی 456ھ کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل (2 11) میں لکھتے ہیں : فرق المقرین بِملّة الإسلام خَمسَة وہم اَہل السّنة والمعتزلة والمرجئة والشیعة والخوارج ثمّ افتَرقت کل فرقة من ہذِہ علی فرق وَاکثر افتِراق اَہل السّنة فِی الفتیا و نبذ یسیرَة من الاعتقادات سنتبہ علَیہا إن شاءَ اللہ تَعالَی ثمّ سایَر الفرق الأربَعة الّتی ذکرنا فیہا مایُخالف اَہل السّنة الخلاف البعید وَفیہم مایخالفہم الخلاف القَرِیب ، ، .

'' ملت اسلام کے نام لینے والے فرقے پانچ ہیں ، اور وہ : اہل سنت ، معتزلہ ، مرجئہ ، شیعہ اور خوارج ہیں ۔ پھر یہ فرقے خود متفرق ہوئے ، یعنی ان میں بہت سے ضمنی فرقے پیدا ہوئے ۔ لیکن اہل سنت کا اکثر افتراق فتاویٰ میں ہوا ، اور کچھ تھوڑا سا اعتقادات میں ۔

پھر بقیہ چار فرقے جو اہل سنت کے مقابل ہیں جن کا ہم سے ذکر کیا ، ان میں بعض تو اہل سنت سے اختلاف قریب رکھتے ہیں بعض اختلاف بعید ، ، ۔

اور علامہ ابن حزم آگے لکھتے ہیں :

'' وَاَہل السّنة الّذین نذکرہم اَہل الحق وَمن عداہم فَاَہل البِدعَة فَإنّہم الصّحَابة رَضِی اللہ عَنہم و کل من سلک نہجہم من خِیار التّابعین رَحمَة اللہ عَلَیہم ثمّ اَصحَاب الحَدِیث وَمن اتبعہم من الفقَہاء جیلاً فجیلاً إلَی یَومنا ہذَا أو من اقتدی بہم من العَوام فِی شَرق الأرض وغربہا رَحمَة اللہ عَلَیہم ، ، (الملل والنحل 2/113).

'' جماعت اہل السنہ جن کا ہم ذکر کریں گے ، وہ تو اہل حق ہیں ۔ اور ان کے ماسوا اہل بدعت ہیں ، پس سنت ہیں اور وہ جماعت صحابہ ہے اور جو ان کے طریقہ پر چلنے تابعین کے اچھے لوگوں میں سے رحمہم اللہ ، پھر اصحاب حدیث ہیں ۔ اور جو ان کے متبع ہوئے آج تک فقہاء سے ، ایک قوم بعد ایک قوم کے ، اور جو عوام ان کی روش پر چلے پچّھم اور یورپ کی زمین ہیں ، ، ۔

توضیح تلویح مطبوعہ نول کشور ص : 254 ، میں ہے :

'' اہل السنۃ والجماعۃ ، وہم الذین طریقتہم طریقۃ الرسول ، ، یعنی اہل سنت والجماعت وہ لوگ ہیں جن کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریق ہے ، ، ۔

حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ غنیۃ الطالبین (مطبوعہ لاہور) میں فرماتے ہیں : ''فعلی المومن اِتباع السنۃ والجماعۃ ، فالسنۃ : ماسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، والجماعۃ : ما اتفق علیہ اَصحاب رسول اللہ '' ، یعنی '' پس مومن کو لازم ہے تابعداری کرنا سنت اور جماعت کی ، پس سنت وہ ہے : جس کو مسنون کیا رسول اللہ ﷺ نے ، اور جماعت وہ ہے : جس پر اتفاق ہوا اصحاب رسول اللہ کا '' ۔

ان عبارتوں سے واضح ہے کہ وہ جماعت جو ظاہر سنت رسول اللہ کی پابند تھی اور جماعت صحابہ کے روشن پر تھی اور رافضیوں ، خارجیوں معتزلہ ، مرجیہ اور گمراہ فرقوں کے خلاف سینہ سپر تھی وہ '' اہل سنت والجماعت ، ، کہی گئی ۔

اس سے زیادہ واضح شرح عقائد نسفی کی عبارت ہے : ''ہذا ہو کلام القدماء، معظم خلافیاتہ مع الفرق الاسلامیۃ خصوصا المعتزلۃ، لأنہم أول فرقۃ اسسوا قواعد الخلاف، لما ورد بہ ظاہر السنۃ، وجری علیہ جماعۃ الصحابۃ فی باب العقائد،، یعنی : قرآنی وظاہری سنت سے مخالفین کی تردید کرنا) قدماء کا کلام ہے۔ اور بڑی مخالفت اس فرقہائے اسلامیہ کے ساتھ تھی با لخصوص معتزلہ کے ساتھ، کیوں کہ یہی اول فرقہ ہے جس نے ظاہر سنت کے خلاف میں، اور جماعت صحابہ جس روشن پر چلی تھی، اس کے خلاف میں اپنے قواعد کی تاسیس عقائد کے باب میں کی''۔

حاشیہ میں ہے : ''لعل وجہہ أن سائر الفرق غیر المعتزلۃ وإن خالفوا ما ورد بہ ظواہر السنۃ، لکنہم لم یشیروا ولم یؤسسوا أصول الخلاف کمال التاسیس،،۔ اگرچہ ظاھوار سنت کے مخالف تھے، لیکن انہوں نے اصول خلاف اور اس کے قواعد کی تاسیس نہ کی تھی،،۔ (بخلاف معتزلہ کے)۔

شرح عقائد نسفی اور اس کے حاشیہ سے ہم کو صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ معتزلہ جو پہلی صدی کے اخیر میں پیدا ہوئے اور قدریہ، جہمیہ، مرجیہ، رافضیہ، وغیرہ یہ سب ظواھر سنت کے مخالف تھے۔ اگرچہ ظواھر سنت کے مخالفت میں اپنے اصول وقواعد کی تاسیس پہلے پہل معتزلہ نے کی، اور یہ سب فرقے جماعت صحابہ کی روش کے خلاف تھے۔ اگرچہ ظواہر سنت کے مخالف میں اپنے اصول وقواعد کی تاسیس پہلے پہلی معتزلہ نے کی، اور یہ سب فرقے جماعت صحابہ کی روش کے خلاف تھے۔ پس جو جماعت ظواہر سنت کی پابند اور جماعت صحابہ کی روشن پر تھی، وہی ''اہل سنت والجماعت،، کہی گئی۔

اصل میں یہ لقب ماخوذ ہے حدیث : ''ما انا علیہ واصحابی،، سے جو برابر ایک فرقہ ظواہر سنت اور روش جماعت صحابہ کے ساتھ تمسک کرنے والوں کا چلا آتا ہے۔ محمد بن سیرین جو 33ھ میں پیدا ہوئے اور حضرت انس بن مالک کے غلام تھے۔ جنہوں نے 110ھ میں وفات پائی، ان کا یہ فرمانا ''لم یکونوا یسئلون عن الإسناد، فلما وقعت الفتنۃ، قالوا : سموا لنا رجالکم، فینظر إلی أہل السنۃ فیؤخذ حدیثہم، وینظر إلی أہل البدع، فلا یؤخذ حدیثہم،، (مقدمہ مسلم 1/15)-

''پہلے لوگ (حدیث کے لینے میں) اسناد کا سوال نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب سے فتنہ واقع ہو گیا تو کہنے لگے : اپنے اسناد کے رجال بتاؤں، پس دیکھتے کہ اگر وہ رجال اہل سنت ہیں پس حدیث لیتے، اور اگر دیکھتے کہ اس کے رجال اہل بدعت، روافض، خوارج، معتزلہ، مرجیہ ہیں تو ان کی حدیثیں نہ لیتے،،۔

ہمارے اس دعوے پر شہادت بین ہے کہ یہ لقب متمسکین بالسنہ وعاملین بالسنہ کا، جو اہل حق تھے، جو اہل بدعت فرقوں کے مقابل تھے برابر چلا آتا ہے۔ اگر اس کے متمیز طریقہ پر اطلاق کا پتہ پہلی صدی کے اخیر تک چلتا ہے، لیکن گمراہ فرقوں کی ابتدا پہلی صدی کے وسط سے ہوئی، اس لیے ضرور اس جماعت حقہ کا لقب بھی ان گمراہ فرقوں کے مقابل میں اسی ظواہر سنت کی پابندی سے اہل سنت متمیز ہوا۔

شرح عقائد نسفی اور توضیح وتلویح وغیرہ کی عبارتوں سے اہل سنت والجماعت کہے جانے کی وجہ بھی معلوم ہوئی کہ ظواہر سنت کی پابندی اور اس کی تائید کرنے کی وجہ سے اہل سنت کہے گئے۔ اور جماعت صحابہ کی روش اختیار کرنے سے اہل السنہ والجماعۃ لقب ہوا۔ علامہ ابن حزم کی عبارت سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ یہ جماعت صحابہ اور خیار تابعین اور اہل حدیثوں کی ہے۔ اور فقہا ان کی روش پر چلے اور قوم بعد قوم جو عوام ان کے طریقہ پر چلے آئے سب اہل سنت والجماعت کہے گئے۔

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا تقلید شخصی کا رواج جماعت صحابہ کی روش کے موافق ہے؟، چوں کہ تقلید شخصی کا رواج چوتھی صدی میں ہوا، اور زمانہ خیر القرون میں اس کا وجود نہ تھا۔ اس لیے کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ تقلید شخصی کا وجود بلاشبہ اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے اور اس لقب کے مستحق حقیقت میں اہل حدیث نہ ہیں نہ حضرات مقلدین۔

ہم نے مانا کہ ائمہ اربعہ کے مقلدین زمانہ مشہور لہا بالخیر میں نہ تھے، لیکن جب سے ان کا وجود ہوا اپنے ائمہ کی اقتداء میں فرقہ ضالہ کی تردید میں مشغول ہیں۔ اس لیے یہ اس لقب اہل سنت والجماعت کے مستحق ہیں۔ لیکن خود اس تقلید شخصی کا وجوب ماننا اور اس پر جمود اختیار کرنا، اس لقب سے بعید کر دیتا ہے۔

افسوس ہے ان جامدین علی التقلید پر، جو اس لقب کا مستحق اپنے ہی کو یقین کرتے ہیں، ار وجماعت اہل حدیث کو اہل سنت والجماعت سے خارج یقین کرتے ہیں۔ ان کی خدمت بحز

اس مصرعہ بر عکس نام نہند دزنگی کافور کے اور کیا عرض کیا جائے۔

عبدالسلام مبارکپوری (جرید اہل حدیث امرتسر ج: ش :49 13،50 اکتوبر 1916ء 15ذی الحجہ 1334ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 162

محدث فتویٰ